Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ
فون ۴۲۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۵/۴۰ | سوموار ۲۰ رمضان المبارک ۱۴۱۰ھ، ۱۶ شہادت ۱۳۶۹ہش، ۱۶ اپریل ۱۹۹۰ء | نمبر ۸۷

پرتگال میں احمدیت کا نفوذ

"میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے وہاں زمین تیار ہے اور بہت تیزی سے جماعت احمدیہ کی محبت بڑھ رہی ہے ٹیلیویژن نے، ریڈیو نے، اخبارات نے جماعت احمدیہ کے چرچے کئے اور جہاں جہاں بھی ہم ٹھہرے۔ جہاں جہاں بھی ہمارے واسطے ہوئے وہاں ہم نے غیر معمولی جوابی محبت کو ابھرتے ہوئے دیکھا"
(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ
الفضل ۵ اپریل ۱۹۹۰ء صہ ۳)

بدنام زمانہ رشدی کے متعلق یو.کے کی احمدیہ جماعت کا بیان

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کے ارشاد کے مطابق احمدیہ جماعت یو.کے نے سلمان رشدی کے قضیے کے متعلق ایک مفصل بیان شائع کیا ہے۔ اس بیان میں بتایا گیا ہے کہ سلمان رشدی کی کتاب نہایت گندی اور جذبات کو مجروح کرنے والی ہے۔ اس کتاب میں مصنف نے نہایت ذلیل حملے کئے ہیں اور ان حملوں کا نشانہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آنحضور کے اہل بیت اور حضور کے صحابہؓ کو بنایا ہے۔

۲۔ اس بیان میں تفصیل کے ساتھ اور ضروری حوالے دے کر یہ بات ثابت کی گئی ہے کہ اسلام (کفر) کی سزا کسی صورت میں بھی موت قرار نہیں دیتا۔

۳۔ تیسری بات یہ پیش کی گئی ہے کہ اس بات کی شدت سے ضرورت محسوس کی جارہی ہے کہ تمام قوموں کا اس بات پر آپس میں سمجھوتہ ہو جانا چاہیئے کہ مذاہب کے بانیوں اور تمام فرقوں کے رہنماؤں کی ہتک عزت کے خلاف قانون بننا چاہیئے، اس سلسلے میں برطانوی قانون کو مزید توسیع دے کر عالمی ذمہ داری بنایا جاسکتا ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس بیان سے ہر احمدی کو آگاہی حاصل ہونی چاہیئے۔ اور اس کی اہمیت کے پیش نظر اسے غیر از جماعت دوستوں تک بھی پہنچانا چاہیئے، خاص طور پر ایسے دوست جو سیاسی یا صحافتی میدان میں کام کر رہے ہیں اور دوسرے لوگوں کے خیالات کو متاثر کر سکتے ہیں۔ اس بات پر زور دینے کی ضرورت ہے کہ ہمارا نظریہ دین حق اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے مستنبط ہے، ہمارے خیالات اس کے عملی پہلوؤں کو بھی سامنے رکھتے ہیں۔ اور جو قوانین اس وقت موجود ہیں ان کو بھی زیر نظر رکھا گیا ہے انگلستان کی جماعت نے تمام دوستوں سے اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ اس سلسلے میں جملہ رپورٹیں اور کارکردگی کے نتائج اپنے صدر صاحبان کے ذریعے امیر صاحب تک پہنچائی جائیں۔

بیان کے متن کا ترجمہ کچھ یوں بنتا ہے

سلمان رشدی کی کتاب شیطانی آیات نے ساری اسلامی دنیا کے جذبات کو شدید طور پر مجروح کیا ہے یہ کتاب اسلامی عقائد سے اختلافات کی مظہر نہیں ہے بلکہ نہایت نامناسب اور غلیظ زبان استعمال کر کے بہت بڑی قابل عزت اور محبت کا مرجع ہستیوں پر گند اچھالا گیا ہے۔ یہ وہ ہستیاں ہیں جو اسلامی تاریخ کے قرون اولیٰ سے تعلق رکھتی ہیں۔

احمدیہ جماعت یوکے کو اس بات کا افسوس ہے کہ ایک طرف تو مغربی رہنماؤں نے اس انتہائی غلیظ غیر مہذب اور بلا ضرورت نہایت قابل احترام، اسلام کی ہستیوں پر حملے کی مذمت نہیں کی۔ ان ہستیوں میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی شامل ہیں۔ حضور کے قابل عزت صحابہؓ اور حضور کے اہل بیت کے افراد بھی شامل ہیں اور دوسری طرف جماعت کو اس بات کی بھی تکلیف ہے کہ مسلمان رہنماؤں نے اور مسلمان جماعتوں نے سلمان رشدی کے قضیئے کے متعلق نہایت غیر ذمہ دارانہ اقدام کئے ہیں۔ بجائے اس کے کہ اس کتاب نے جو نقصان پہنچایا ہے اس کا ازالہ کیا جاتا۔ ان کے رویے نے اسلام کے نقوش کو مغربی دنیا میں اور بھی زیادہ نقصان پہنچایا ہے۔ مغرب میں اس کا نہایت غلط تصور پیش کیا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ مذہب انتہائی طور پر رواداری کا مذہب ہے۔ یہ مذہب ضمیر کی مکمل آزادی کا مذہب ہے اور اس بات کی دعوت دیتا ہے کہ گفتگو میں کوئی رکاوٹ نہ ڈالی جائے۔ قرآن مجید خاص طور پر اس بات کا اعلان کرتا ہے کہ مذہب کے سلسلے میں کسی قسم کے جبر کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ (قرآن مجید کی دوسری سورہ آیت نمبر ۲۵۷) یہ بار بار اور غیر مبہم الفاظ میں اظہار کی آزادی کے دبانے کی مذمت کرتا ہے چاہے اس آزادی کا تعلق مذہب سے ہو یا کسی اور بات سے کفر بھی۔ اگرچہ اسے ایک نامناسب فعل کہا گیا ہے۔ اور اسکی مذمت کی گئی ہے ایک ایسا جرم قرار نہیں دیا گیا جس کے لئے سزا کا اختیار انسان کے ہاتھ میں ہو۔ قرآن مجید نے کفر کی مختلف قسمیں بیان کی ہیں۔ مثلاً خدا کے خلاف (سورۃ ۲ آیت ۱۰۹ سورۃ ۱۸ آیت ۵۶) حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم علیہا السلام کے خلاف (سورہ ۴ آیت ۱۱۷) اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف (سورہ ۹۳ آیت ۹) کسی جگہ پر بھی قرآن مجید کسی انسان کو یہ حق نہیں دیتا کہ وہ کافر کو کفر کی وجہ سے سزا دے۔ یہ معاملہ کلیتاً خدا کے ہاتھ میں ہے۔ کہ وہ کسی کو سزا دے یا نہ دے اسکے ساتھ ہی قرآن مجید کسی شخص کے خلاف بھی گندی زبان یا ہتک آمیز الفاظ استعمال کرنے کی مذمت کرتا ہے۔ انتہائی زور اس بات پر دیا گیا ہے کہ سب کی عزت کی جائے اور صحت مند تعلقات

باقی صہ ۸ کالم ۱ پر

مکان پر کلمہ طیبہ لکھنے پر مقدمہ

مکرم عطاء اللہ صاحب باجوہ آف فورٹ عباس کے مکان واقعہ فورٹ عباس سے ایک شخص قدرت اللہ نے کلمہ مٹانے کی کوشش کی جو انہیں مٹانے نہ دیا گیا۔ جس پر قدرت اللہ مذکور نے اے سی صاحب فورٹ عباس کو درخواست دی جنہوں نے ریذیڈنٹ مجسٹریٹ کے ذریعہ کلمہ ہٹا دیا۔ اور عطاء اللہ صاحب کو ۲۸ مارچ کو کلمہ طیبہ لکھنے کے جرم میں گرفتار کر لیا۔ اب موصوف ضمانت پر رہا ہیں اور مقدمہ زیر سماعت ہے۔

ناظر امور عامہ

○ مکرم لطیف الرحمان صاحب دارالنصر غربی ربوہ کی اہلیہ محترمہ شاکرہ بیگم صاحبہ چار پانچ ماہ سے جوڑوں میں درد کی وجہ سے بہت تکلیف میں ہیں۔

○ مکرم محمد انور ہاشمی صاحب نوشہرہ کینٹ کی اہلیہ صاحبہ کئی سال سے بیمار چلی آرہی ہیں

○ مکرم عبدالرحیم صاحب یونس ضعیف العمری کی وجہ سے بہت کمزوری محسوس کر رہے ہیں۔

○ محترم صوبیدار عبدالرحمان صاحب کو ۹ اپریل کو دائیں طرف فالج کا اٹیک ہوا ہے۔ ان کو اسی دن کھاریاں کینٹ سی ایم ایچ میں داخل کروا دیا گیا ہے

○ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری ہدایت اللہ صاحب ہفتہ عشرہ سے ریڑھ کی ہڈی کی تکلیف کے باعث صاحب فراش ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں کمزوری بہت ہوچکی ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو شفائے کامل عطا فرمائے۔

○ مبشر احمد صاحب (دارالعلوم) امتحان میں کامیابی اور کاروبار میں ترقی عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر : آغا سیف اللہ ، پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی ۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۶ر شہادت ۱۳۶۹ہش ۱۶ر اپریل ۱۹۹۰ء

مُلک کیلئے دُعا

یہ تو ہم سب جانتے ہیں ــــ اور اکثر اس کا اظہار بھی کرتے ہیں۔ کہ نہیں معلوم اگلے ہی لمحہ کیا ہو جائے گا۔ اگلا لمحہ غیب میں ہے اور غیب کا کسی کو علم نہیں۔ لیکن انسانی زندگی اور اس کے افعال اندازوں سے مرتب ہوتے ہیں۔ ہم اپنے ماحول پر نظر ڈالتے ہیں اور مختلف عوامل اور عناصر کو سامنے رکھ کر اندازہ لگاتے ہیں کہ کیا ہونے والا ہے۔ وہ کچھ ہو یا نہ ہو۔ یہ اور بات ہے لیکن اندازوں کو نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔ اور نہ ہی نظرانداز کیا جانا چاہیئے۔ بادل چھا جاتے ہیں، گھٹائیں آتی ہیں۔ تو ہم سوچنے لگتے ہیں کہ بارش ہو گی بارش کے انتظامات کرنے شروع کر دیتے ہیں، صحن میں میز کرسی ہو۔ یا چارپائیاں ہوں تو اٹھا لیتے ہیں۔ اگرچہ یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ ہوا بادلوں کو اُڑا کر لے جائے اور ایک بوند بھی نہ برسے۔ لیکن بہرحال اندازہ لگانا ہمارا فرض ہے اور اس اندازے کے مطابق کام کرنا بھی۔ اگر ہم اپنے اندازوں کے مطابق کام نہ کریں اور وہی ہو جائے جو ہم نے سوچا تھا اور اس سے ہمیں نقصان ہو تو ہم یقیناً اپنے آپ کو کوسیں گے۔

ملکی حالات کی بھی یہی کیفیت ہے۔ یہ تو کوئی نہیں کہہ سکتا کہ کل کو کیا ہو گا۔ اچانک حملے ہو جایا کرتے ہیں۔ اچانک جنگیں چھڑ جایا کرتی ہیں۔ اور جنگ ہوتے ہوتے رُک جایا کرتی ہے اور حالات بہتری کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ لیکن حالات پر ہمیشہ نظر رکھنی پڑتی ہے اور اس کے مطابق تیاری کرنی پڑتی ہے۔ اس وقت کیفیت یہ ہے کہ پاس ہی مقبوضہ کشمیر کے حالات بد سے بد تر ہو رہے ہیں۔ سرحد پار سے "مزہ" چکھانے کی دھمکیاں مل رہی ہیں ہمسایہ ملک کی فوجیں سرحد پر آگئی ہیں۔ اور یہ خبر غلط ہی سہی لیکن افواہ تو پھیل گئی کہ جھڑپ میں کچھ پاکستانی مارے گئے ہیں۔ ملک کی اندرونی کیفیت یہ ہے کہ سیاسی کشمکش کم ہونے کی بجائے بڑھتی نظر آتی ہے۔ گرما گرم بیان بازی ہے۔ ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی تیاری بھی ہے اور دھمکی بھی۔ ایک لیڈر نے بھوک ہڑتال بھی کر رکھی ہے۔ یہ سب حالات پاکستان کے متعلق یہی اندازہ لگانے پر مجبور کرتے ہیں کہ مشکل دن سر پر کھڑے ہیں۔ اللہ اپنا فضل کرے۔ آئیے ہم سب مل کر اللہ کے فضل کے لئے دعا کریں۔

کوئی اِدھر ہیں کوئی اُدھر ہیں
عجیب لوگوں کے کرّوفر ہیں
پیاس ہے تو ہے پیاس خوں کی
اسی سے شائد یہ معتبر ہیں

ابوالاقبال

پھولوں کی کہوں یا تمہیں زخموں کی سُناؤں
جو شوق سے سُن سکتے ہو وہ بات سُناؤں

بتّی سی جَلا دیتا ہے ظُلمات میں کوئی
گھبرا کے جو مَیں پچھلے پہر سر کو جُھکاؤں

دیکھا جو کبھی روزنِ دیوار سے مَیں نے
جی چاہا کہ ہر شخص کو زنداں میں بلاؤں

لے اب تو چلا جاتا ہوں پر یہ تو بتا دے
پھر تیری گلی میں کبھی آؤں کہ نہ آؤں

تُو میری گلی میں بھی کبھی گاڑ صلیبیں
مَیں بھی کبھی سر تیری صلیبوں پہ سجاؤں

وہ آج کی ہر بات پہ خوش ہیں تو رہیں خوش
آ۔ آ۔ مرے "کل" میں تجھے سینے سے لگاؤں

یہ عزم مری صعب پسندی نے کیا ہے
جس راہ میں کانٹے ہوں اسی راہ پہ جاؤں

دینے پہ جو آتا ہے تو دیتا ہے سب کچھ
صَد حیف اگر اس پہ میں جاں بھی نہ لٹاؤں

جو روزِ ازل سے ہے نسیم آپ کا ہمدم
اس سے نہ لگاؤں تو مَیں دل کس سے لگاؤں

نسیم سیفی

"ایک ایسی جماعت پیدا ہو جانی چاہیئے پاکستان میں جس کا اپنے AGE GROUP کے لحاظ سے کوئی بھی فرد ایسا نہیں جو میٹرک پاس نہیں ہے۔"
(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

"اس سے بھی اہم دعا یہ کریں اپنے رب سے کہ اَے خدا! مرزا ناصر احمد کی یہ خواہش ہے کہ اگلے سو سال میں ایک ہزار انتہائی غیر معمولی ذہین سائنسدان جماعت احمدیہ کو ملیں۔ تو اس خواہش کو پورا کر۔"
(تقریر جلسہ سالانہ ۲۷ر دسمبر ۱۹۷۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت فضل عمر
(اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

علمی مسائل

فرماتا ہے۔

تو ان سے کچھ مانگتا تو نہیں کہ ان پر تیری تعلیم کا قبول کرنا گراں گذر رہا ہے۔ اگر تو ان سے اپنی ذات کیلئے کچھ مانگتا تو کوئی بات بھی تھی۔ لیکن تیرا بوجھ تو سارا تیرے رب نے اٹھایا ہوا ہے اور اسی کا بوجھ اٹھانا اور رزق دینا سب سے بہتر چیز ہے پھر کیا یہ اتنا بڑا نشان دیکھنے کے بعد بھی آنکھیں نہیں کھولتے اور تیری صداقت کو تسلیم نہیں کرتے یعنی ان کے راستے میں سب سے بڑی روک یہ ہے کہ یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ شاید محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذاتی وجاہت اور برتری کے حصول کے لئے بتوں کو برا بھلا کہہ رہے ہیں حالانکہ اگر وہ اپنی ذاتی برتری کیلئے جدوجہد کر رہے ہوتے تو مکہ والوں سے کبھی تو کچھ مانگتے۔ مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو یہ کیفیت تھی کہ خود مکہ والوں نے آپ کو پیغام بھجوایا کہ اگر آپ کو حکومت اور سرداری کی خواہش ہے۔ تو ہم سب آپ کو اپنا سردار ماننے کیلئے تیار ہیں۔ اگر دولت کی خواہش ہے تو ہم اپنی دولت جمع کر کے آپ کو دینے کیلئے تیار ہیں کہ سارے عرب میں آپ سے بڑھ کر دولت مند نہ ہو اور اگر کسی حسین اور خوبصورت لڑکی سے شادی کرنے کی خواہش ہے تو ہم سب اعلیٰ اور معزز گھرانے کی حسین ترین لڑکی آپ کے عقد کیلئے پیش کرنے کو تیار ہیں اور اس کے بدلے میں ہم آپ سے صرف اس بات کی خواہش کرتے ہیں کہ آپ ہمارے بتوں کو برا بھلا نہ کہیں۔ اسی طرح ایک مرتبہ رؤسائے قریش ابو طالب کے پاس آئے اور یہ درخواست کی کہ آپ اپنے بھتیجے کو ہمارے بتوں کو گالیاں دینے سے روک لیں اور جب ابو طالب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا ذکر کیا اور کہا کہ مجھ پر اور اپنی جان پر رحم کرو اور ظاہر کیا کہ مجھ میں ساری قوم کی مخالفت کی طاقت نہیں ہے تو آپ نے فرمایا کہ اگر یہ لوگ سورج کو میرے دائیں اور چاند کو میرے بائیں بھی لاکر کھڑا کر دیں تب بھی میں اس پیغام کو نہیں چھوڑ سکتا جس پیغام کا پہنچانا میرے سپرد کیا ہے۔ اس واقعہ سے مکہ والے سمجھ سکتے تھے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے اپنی ذات کیلئے کوئی مطالبہ نہیں کر رہے بلکہ جو کچھ کہہ رہے ہیں خود ان کی اصلاح اور ترقی کے لئے کہہ رہے ہیں۔ پھر اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے اس عظیم الشان نشان کو بھی دیکھ سکتے تھے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکیلا اور بے یار و مددگار تھا کوئی اس کا ساتھی نہیں تھا کوئی اس کا ہمنوا نہیں تھا۔ کوئی اسے دشمنوں کے حملوں سے بچانے والا نہیں تھا۔ کوئی اسے مالی مدد دینے والا نہیں تھا۔ مگر جونہی خدا تعالیٰ کی آواز اس کی زبان سے بلند ہوئی اس آواز نے لوگوں کے قلوب میں ایک ارتعاش پیدا کرنا شروع کر دیا۔ سعید طبع لوگوں پر ملائکہ کا نزول شروع ہوگیا اور ان کے دلوں میں اسلام کی محبت اور رغبت پیدا ہوئی۔ یہاں تک کہ آپ پر ایمان لانے والے جو پہلے انگلیوں پر گنے جا سکتے تھے۔ سینکڑوں سے ہزاروں اور پھر ہزاروں سے لاکھوں کی تعداد تک جا پہنچے اور اب اس زمانے میں تو کروڑوں تک پہنچ گئے۔ ہر قسم کی مالی اور جانی قربانیاں کرنیوالے نوجوان آپ کے گرد جمع ہو گئے جہاں دیدہ و تجربہ کار بڈھے آپ کے حلقہ ارادت میں شامل ہو گئے۔ مالدار اور ذی وجاہت خاندانوں کے چشم و چراغ آپ پر اپنی جانیں قربان کرنے لگ گئے۔ عوام جو ملک کی ریڑھ کی ہڈی کہلاتے ہیں وہ آپ کے دائیں اور بائیں پروانوں کی طرح اپنی فدائیت اور جان نثاریت کے مظاہرے کرنے لگے۔ دولت آپ کے قدموں پر نثار ہونے لگی اور حکومت کی عنان آپ کے مقدس ہاتھوں میں آگئی۔ یہ سب کچھ خدائے قادر و برتر کا ایک زندہ نشان تھا جو اس نے آپ کی صداقت کیلئے ظاہر کیا۔ مگر بدقسمت لوگوں نے پھر بھی آپ کو شناخت نہ کیا۔ وہ آنکھیں رکھتے ہوئے نابینا ہو گئے۔ اور کان رکھتے ہوئے بہرے ہو گئے اور دل رکھتے ہوئے عقل اور سمجھ سے بیگانہ ہو گئے۔ پھر فرماتا ہے۔

اگر یہ نشان بھی ان کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی نہیں تھا تو وہ اتنا تو سوچتے کہ تو انہیں صراط مستقیم کی طرف بلا رہا ہے جس میں خود ان کا اپنا فائدہ ہے لیکن یہ لوگ اس راستہ کو ترک کر کے ایک غلط راہ اپنے لئے اختیار کر رہے ہیں جسکا نتیجہ بہرحال یہی ہوگا۔ کہ وہ نقصان اٹھائیں گے۔ اور اپنے آپ کو اور اپنی قوم کو ہلاکت میں ڈالیں گے۔ کیونکہ سیدھے راستہ کو ترک کر کے کبھی کوئی قوم نجات حاصل نہیں کر سکتی۔

اس میں بتایا کہ بے شک آج محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توحید کی تعلیم سن کر لوگ آپ کو تعجب اور انکار کی نگہ سے دیکھتے ہیں۔ مگر دلوں کو فتح کرنے والی تعلیم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہی ہے کیونکہ یہ لوگ ایسے بتوں کے آگے اپنے سر جھکا رہے ہیں۔ جو نہ ان کو نفع پہنچا سکتے ہیں۔ نہ نقصان اور انسانی عقل ایسے فعل سے بغاوت کرتی ہے جس کا نہ تو کوئی عملی زندگی میں فائدہ ہو اور نہ اسے چھوڑنے سے نقصان ہو۔ اس لئے لازماً جب یہ لوگ سوچیں گے۔ انہیں بتوں کی پرستش کو ترک کرنا پڑے گا۔ اور اس وقت جو یہ لوگ اپنے پیدا کرنے والے خدا سے روگرداں ہو کر اس کے خلاف باتیں بنا رہے ہیں۔ تو محض شرارتاً ایسا کر رہے ہیں۔ ورنہ ان کے دل میں دل بھی محسوس کرتے ہیں کہ وہ اندھی تقلید کا شکار ہو چکے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے مبشر اور نذیر بنا کر بھیجا ہے یعنی اس لئے مبعوث کیا ہے کہ جو لوگ آپ پر ایمان لائیں وہ ترقی کر جائیں اور جو انکار کریں وہ تباہ ہو جائیں۔ ایسے شخص کا یہ مشرک کیا مقابلہ کر سکتے ہیں جن کے بت نہ انہیں نفع پہنچانے کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ مخالفین کو نقصان پہنچانے کی طاقت رکھتے ہیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانیوالے دنیا کے بادشاہ بن گئے۔ اور بتوں کے پرستار جنہوں نے آپ کا انکار کیا تھا اپنے بتوں کی عبادت سے نہ کوئی نفع حاصل کر سکے اور نہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن کو کوئی نقصان پہنچا سکے۔

اب میں بتاتا ہوں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر مذاہب کے پیروؤں کے متعلق عملی رنگ میں کیا نمونہ پیش کیا۔ سو اس بارے میں جب ہم تاریخ پر غور کرتے ہیں۔ تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر اقوام کے نیک انسانوں کا عملاً احترام کیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ جب طے قبیلہ سے جنگ ہوئی تو کچھ مشرک بطور قیدی پکڑے آئے ان میں حاتم طائی کی بیٹی بھی تھی۔ اس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ جانتے ہیں میں کس کی بیٹی ہوں آپ نے فرمایا کس کی بیٹی ہو۔ اس نے کہا میں اس شخص کی بیٹی ہوں جو مصیبتوں کے وقت لوگوں کے کام آیا کرتا تھا۔ یعنی حاتم کی۔ وہ مسلمان نہ تھا۔ لیکن چونکہ لوگوں سے اچھا سلوک کرتا تھا۔ اس لئے اس کی وجہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بیٹی کو آزاد کر دیا۔ اس کا بھائی گرفتاری کے خوف سے بھاگا پھرتا تھا۔ آپ نے اسی وقت اسے روپیہ اور سواری دے کر کہا کہ جا کر اپنے بھائی کو بھی لے آؤ، چنانچہ وہ گئی اور اسے لے آئی۔ اس پر اس سلوک کا ایسا اثر ہوا کہ وہ مسلمان ہو گیا۔ اس پر آپ نے اس کی سفارش پر ساری قوم کی سزا کو بھی معاف کر دیا۔ اس سے ظاہر ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عملی طور پر نہ صرف غیر مذاہب کے لوگوں کی خوبیوں کا اعتراف کیا بلکہ ان سے تعلق رکھنے والوں سے بھی حسن سلوک کیا اور انہیں اپنے احسانات سے نوازا۔ چنانچہ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حضرت ابوبکرؓ کے زمانے میں جب طے قبیلہ بعض لوگوں کے اکسانے سے بغاوت میں شامل ہو گیا۔ تو حاتم طائی کے بیٹے نے جو خود اسلام سے بھاگا پھر رہا تھا۔ آکر اپنی قوم کو سمجھایا اور دوبارہ ان کی بیعت کروائی۔

دوسری مثال نصاریٰ نجران کا واقعہ ہے۔ نجران سے نصاریٰ کا ایک وفد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس الوہیت مسیح کی تائید میں بحث کرنے کے لئے آیا۔ مگر باوجود اس کے کہ وہ لوگ شرک کی تائید کے لئے آئے تھے۔ جب ان کی عبادت کا وقت آیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مسجد نبوی میں ہی اپنے طریق پر عبادت کرنے کی اجازت دے دی اور انہوں نے سب کے سامنے مشرق کی طرف منہ کر کے

باقی صلا کالم ۲ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روس کی وسطی ایشیائی ریاستوں میں نقوش محمدی کا فروغ

آغا سیف اللہ
ایم اے۔ ایل ایل بی

روس کی وسطی ایشیائی مسلمان ریاستوں میں ایک لمبے عرصہ تک مارکسی نظریات کی ترویج کے لئے بھرپور اور پرتشدد کوششیں کی گئیں۔ لیکن حالیہ رونما ہونے والے واقعات سے صاف ظاہر ہے کہ ان ریاستوں کے لوگ ازسرنو پرجوش طریقہ سے تعلیمات محمدی کی جانب راغب ہو رہے ہیں اور یہ ایک الٰہی تصرف ہے ذیل میں ڈیوڈ ایکمین (DAVID AIKMAN) کی تاشقند سے مرسلہ رپورٹ کا ترجمہ دیا جا رہا ہے جس سے مذکورہ بالا حقیقت کا پتہ چلتا ہے یہ رپورٹ جریدہ ٹائم ۱۲ مارچ ۱۹۹۰ء میں شائع ہوئی ہے۔

میخائیل گورباچوف کے اقتدار میں آنے کے بعد روس میں مذہبی نظریات کو برداشت کر لینے کی ایک نئی پالیسی اختیار کی گئی ہے۔ جس کے ثمرات سے ساڑھے پانچ کروڑ روسی مسلمان بھی مستفیض ہو رہے ہیں لیکن آبادی میں روزافزوں اضافہ اور مختلف ریاستوں میں خوابیدہ ناراضگی کی گھٹن یہ ایسے امور ہیں جو انتشار کا شکار سوویٹ یونین پر اپنا دباؤ بڑھا رہے ہیں۔ اس صورت احوال کی وضاحت درج ذیل واقعات سے ہوتی ہے۔

تاجکستان کے صدر مقام دوشنبے میں واقع کمیونسٹ پارٹی کی سنٹرل کمیٹی کے مرکزی دفاتر کے سامنے دس ہزار تاجک مجاہدین احتجاجی مظاہرہ کر رہے تھے۔ چنانچہ جب اس بپھرے ہوئے ہجوم نے انتہائی ناپسندیدگی کے انداز میں پکارا "بیٹھ جاؤ" تو یہ سنتے ہی گھاگ اور تندخو روسی افسران کا ایک گروپ خفت زدہ ہو کر بمع اپنے سپاہیوں کے نہایت ہی بھدے انداز میں زمین پر بیٹھ گیا۔ ہجوم میں سے ایک مسلمان ملّا (دینی عالم) فوج کی ایک بکتربند گاڑی کی چھت پر چڑھ گیا۔ اور اس نے نماز کیلئے اذان دی۔ فوجی دستہ بڑی خاموشی سے سنتا رہا۔ مذہبی بیداری کا یہ چونکا دینے والا مظاہرہ تین ہفتے قبل تاجکستان میں ہوا جو ماسکو کے تسلط کے خلاف بغاوت کے مترادف تھا، اور پندرہ سوویٹ ریاستوں میں غالباً یہ سب سے زیادہ پرجوش اسلامی مظاہرہ تھا۔

یہ مسلمان مظاہرین ایک لمبے عرصہ سے روس کی سرکاری پالیسی (دہریت) کے دباؤ تلے زندگی گزار رہے تھے لیکن اب یہ اپنے عقیدہ اور ایمان پر بلا تردد یقین محکم کا اظہار کر رہے ہیں۔ مگر جن روسی صحافیوں نے یہ منظر دیکھا۔ ان کے لئے یہ سب کچھ ایک ڈراؤنے خواب سے کم نہ تھا۔ گورباچوف کی نئی اصلاحات لانے کی پالیسی GLASS NOST کے تحت اب ایک عام روسی کو معلوم ہوا ہے کہ روسی فیڈریشن میں اسلام کی جڑیں کس قدر مضبوط ہیں تقریباً ساڑھے پانچ کروڑ روسی اسلام کے دامن سے وابستہ ہیں۔ ان کی اکثریت آذربائیجان اور دیگر پانچ وسطی ایشیائی جمہوریتوں (ریاستوں) میں رہتی ہے۔

بعض متفکر شہری اس انکشاف کو تباہی کا پیش خیمہ قرار دیتے ہیں کیونکہ یکے بعد دیگرے مختلف ریاستیں بدامنی سے لرز اٹھی ہیں جن کا اکثر بنیادی سبب مذہبی نعرے ہیں۔ گزشتہ جنوری) میں آذربائیجان میں وقوع پذیر خونی فسادات کو دبانے کے لئے جب روسی فوج کو بلایا گیا تو ایک روسی اگور بی لائی ایف (جو مسلم معاملات پر ایک نمایاں مبصر ہے) نے متنبہ کیا کہ ایران نے روس کو دھمکی دی ہے کہ ایسے اقدام کے باعث پورے عالم اسلام میں اس کے خلاف ایک آتشیں طوفان بھڑک اٹھے گا۔ صدر میخائیل گورباچوف کہتے ہیں کہ آذربائیجان کے صدر مقام باکو میں آرمینی اقلیت کے خلاف فسادات میں بڑا عنصر "اسلامی بنیاد پرستی" کا ہے۔

فی الحقیقت نہ تو گورباچوف اور نہ ہی بی لائی الیف آذربائیجان میں رونما ہونے والے واقعات سے متعلق صحیح نتیجہ پر پہنچے ہیں۔

جنوری کے وسط میں سوویٹ فوج کی تباہ کن مداخلت سے قبل۔ ریپبلک پاپولر فرنٹ (جمہوری عوامی محاذ) کی تائید میں تیزی سے جو اضافہ ہوا اس میں تو اسلامی بنیاد پرستی کو بہت تھوڑا دخل تھا۔ اصل معاملہ تو ماسکو کے تسلط سے آزادی حاصل کرنا اور اقتدار سے کمیونسٹ پارٹی کی اجارہ داری کو ختم کرنا ہے۔

پوری روسی مملکت میں عوام کو آزادی ضمیر کا حق دینے کا جو فیصلہ کیا گیا ہے اس کے نتیجہ میں اسلامی قوتیں اٹھ کھڑی ہوئی ہیں۔ اور انہوں نے حالات میں لرزہ پیدا کر دیا ہے مثال کے طور پر۔ گزشتہ مہینے دوشنبے میں احتجاجی مظاہرین نے مطالبہ کیا کہ تاجکستان کا سرکاری مذہب اسلام قرار دیا جائے۔

تاشقند میں ملاؤں (دینی علماء) کو اب یہ اجازت دے دی گئی ہے کہ وہ کارخانوں۔ بازاروں بلکہ جیلوں میں بھی اجلاس منعقد کر سکتے ہیں۔ گزشتہ موسم گرما میں تو یہ واقعات بھی ہوئے کہ سمرقند کے بازاروں میں مسلم نوجوانوں کے ٹولے گھومتے تھے اور ان کو جو عورتیں میک اپ کئے ہوئے نظر آتی تھیں ان کو تھپڑ رسید کر دیتے تھے کافی مدت سے اسلام کی مقدس کتب روس میں نایاب تھیں۔ اس کمی کو پورا کرنے کیلئے سعودی عرب نے روسی مسلمانوں کیلئے قرآن کریم کی دس لاکھ جلدیں شائع کی ہیں اور روسی ہوائی کمپنی ایرو فلوٹ ان کی نقل و حمل کے لئے بھی رضامند ہو چکی ہے۔

نہ صرف ازبکستان بلکہ مرکزی ایشیاء کی دیگر ریاستوں میں بھی ٹی۔ وی اور ریڈیو سے اسلامی پروگرام نشر ہوتے ہیں۔ اور ٹیلیویژن پر باجماعت نماز ادا کرنے کے مناظر بھی دکھائے جاتے ہیں۔

سوویٹ یونین کے وسطی ایشیائی علاقے میں ۱۹۸۹ء کے آغاز سے تعمیر اور بحالی کا جو پروگرام جاری ہے اس کی وجہ سے مساجد میں تین گنا اضافہ ہوا ہے اور ان کی تعداد ۲۵۰۰ تک پہنچ چکی ہے۔ چنانچہ روس میں آزادئ مذہب کی جو نئی پالیسی اپنائی گئی ہے اس پر سب سے زیادہ مسرت اسلامی علماء کے گروپ کو ہوئی ہے، ان لوگوں نے کئی دہائیوں تک جبر و تشدد کے دور میں بھی بچوں کو دینی تعلیم دی اور اسلامی اعتقادات کو قائم رکھا۔

تاشقند میں TOKHTA BAITVACHA کی مسجد ۱۹۳۷ء میں سٹالن کے حکم پر بند کر دی گئی تھی اور اب تقریباً ایک سال پہلے اسکو دوبارہ کھولا گیا ہے۔ اس مسجد کے ملّا نے یہ کہا پہلے تو روسی کمیونسٹ افسران ہمیں دینی تعلیم دینے پر گولیاں مارتے تھے مگر اب تو وہ مداخلت نہیں کرتے اور ان دنوں تو بہت سارے نوجوان یہاں آتے ہیں۔

تاشقند میں سنٹرل ایشیاء اور قازقستان کے لئے ایک مذہبی بورڈ قائم کیا گیا ہے۔ اس بورڈ کے مرکزی دفاتر کے بالکل سامنے ایک بہت بڑی مسجد میں نوخیز بچوں کا گروہ ۲ بجے کی نماز ادا کر رہا ہوتا ہے۔ جبکہ ان کے بڑے اس فوٹوگرافر کو تیوری چڑھاتے دیکھتے ہیں جو اس منظر کی تصویر کشی کر رہا تھا۔ شہر سے باہر زمانہ وسطیٰ کی ایک شاندار مسجد کی مرمت کی خاطر نوجوان رضاکار کام کرتے ہیں۔ ہفتہ کے روز تعمیر و مرمت کے کام کے اختتام پر جب یہ نوجوان ملّا قاسمی کے پاس الوداعی اجازت کے حصول کے لئے رُکے تو ملّا موصوف نے یہ کہا کہ مومنین کی تعداد بڑھ رہی ہے اور ہر ایک مکہ جانا چاہتا ہے۔

وسطی ایشیاء کی پانچوں ریاستوں میں مسلم عہدیداروں کا رویّہ گورباچوف کی جانب ایک حد تک سرد مہری کا سا ہے کیونکہ گورباچوف کبھی بھی اس حد تک آزادی مذہب دینے کے حامی نہ رہے تھے۔

چار سال سے بھی کم عرصہ گزرا ہے کہ روسی رہنما نے اسلام کو ترقی اور سوشلزم کا دشمن گردانا تھا۔ باکو میں ٹرانس کاکیشیا کے لئے قائم مذہبی بورڈ کے سربراہ اللہ شکور پاشا زادہ روسی صدر کے اس بیان پر ناراض ہیں جس میں روسی صدر نے کہا تھا کہ۔ " آذربائیجان کی شورش میں اسلامی بنیاد پرستی کا دخل ہے"

وسط جنوری میں روسی فوج کے حملہ سے آذربائیجان میں لوگ مارے گئے تھے۔ ان میں سے تقریباً تین صد پاپولر فرنٹ کے عہدیدار تھے۔ ان کے سوگ میں باکو سے باہر شہداء کے قبرستان میں ۱۵ لاکھ افراد اکٹھے ہوگئے اور ایک تعزیتی تقریب منعقد ہوئی۔ جسکی قیادت اللہ شکور نے کی جس میں انہوں نے کہا جب سیاسی مقاصد کی خاطر ملک کا سربراہ مذہب کو استعمال کرتا ہے تو یہ گناہ ہے۔ مجھے یہ توقع نہ تھی کہ گورباچوف مسلمانوں کے جذبات کو یوں مجروح کرے گا۔ سوویٹ جارجیا سے آذربائیجان کے افراد کا ایک وفد باکو میں تشدد پر اظہار تعزیت کے لئے آیا ہوا تھا۔ جب اللہ شکور نے یوں کہا تو وفد کے اراکین جو میز کی دوسری جانب بیٹھے تھے انہوں نے کہا۔ مستقبل میں اسلام کی مذہبی تعلیمات کی ترویج مسلم اقلیت کے لئے سیاسی اور روحانی بیداری کا محرک ثابت ہوں گی۔

سوویٹ یونین میں چند ہزار ایسے اشخاص ہیں جنہوں نے اپنے ذمہ صرف دینی تعلیم کا کام رکھا ہے۔ وہ فل ٹائم دینی معلم ہیں۔ باوجود لینن اور سٹالن کی ان یقین دہانیوں کے کہ سوویٹ مسلمانوں کو مذہب اور ثقافت کی آزادی ہوگی۔ کمیونسٹ یلغار کے دوران علماء کے اس گروپ کو بھی روسی عیسائیوں کی مانند مصائب کا سامنا کرنا پڑا خصوصاً سٹالن کے زمانہ میں روسی ڈکٹیٹر نے دینی اعتقادات کو جڑ سے اکھیڑ پھینکنے کے لئے ایک پانچ سالہ منصوبے کا اعلان کیا۔ ۱۹۱۷ء سے قبل ۲۶۰۰۰ آباد مساجد موجود تھیں۔ جن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں سے سوائے چند ایک کے باقی سب کو بند کر دیا یا تباہ کر دیا یا پھر ان مساجد کو شبینہ کلبوں اور گوداموں میں بدل دیا گیا تھا۔ ہزاروں علماء کو گولی مار دی گئی یا صحرائے گوبی میں جلا وطن کر دیا گیا۔ جو علماء موت یا جلا وطنی سے بچ گئے تھے۔ ان میں سے جنہوں نے حکومت سے مذہبی امور کی انجام دہی کیلئے اجازت طلب کی تھی ایسے علماء کو مسلم عوام شک و شبہ کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ اس صورت حال میں ایشیائی جمہوریتوں میں سرکاری علماء کی مساجد کے مقابل متوازی عوامی مساجد قائم ہو گئیں جہاں پر حکومت سے کسی پیشگی اجازت کے بغیر لوگ اپنے مذہبی اعتقادات کے مطابق عمل کرتے تھے۔ اسی طرح ازبکستان میں بے شمار مسلمان باطنیہ صوفی فرقوں سے منسلک ہو گئے۔

ازبکستان اور تاجکستان کے افسران حال ہی میں وہابیت سے وابستہ گروہوں کے پھیل جانے پر بڑے متفکر ہیں۔ وہابیہ فرقہ نے ۱۸ ویں صدی میں سعودی عرب میں جنم لیا تھا۔

وسطی ایشیائی جمہوریتوں کے مسلم شہری آزادئ مذہب کے علاوہ اپنے کلچر کیلئے بھی بڑے پر جوش ہیں۔ اور وہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ ان کی زبانوں کے لئے عربی رسم الخط دوبارہ جاری کیا جائے۔ ۱۹۳۹ء میں سٹالن نے طاقت کے بل پر عربی رسم الخط کو ممنوع قرار دیکر روسی رسم الخط جاری کر دیا تھا مقصود یہ تھا کہ مسلمانوں کو ان کے تہذیبی رشتہ سے منقطع کر دیا جائے اور اس علاقے میں چار بڑے ترک گروہوں کے درمیان جو معمولی لسانی اختلافات ہیں ان کو ہوا دی جائے آجکل تاشقند اور دوسرے بڑے شہروں میں پرائیویٹ طور پر عربی زبان کے سکول کھولے گئے ہیں جو پھل پھول رہے ہیں۔ بلکہ تاشقند کے پانچ عربی مڈل سکولوں میں گنجائش سے زیادہ طالب علم ہیں۔ تاشقند میں ۲۲ مڈل سکول ہیں جن میں سے گریڈ ۲ سے ۱۱ تک کی زیادہ تعداد عربی زبان کی کلاس پڑھتے ہیں اور اس کے لئے ۲۴ فل ٹائم انسٹرکٹر ہیں ایک ٹیچر آسیہ اسمار ادا کہتی ہیں۔

قدیم رسم الخط (عربی) کو پڑھنا ایک اچھا نظریہ ہے کیونکہ اس سے وہ قدیم کتب پڑھ سکتے ہیں۔

اسلامی شعور کی اس بیداری کو روسی مسلمان زعماء مذہبی رواداری کی جانب لے جانے کی امید رکھتے ہیں تاکہ روسیوں کے اسلام سے متعلق جو شکوک ہیں ان کو دور کیا جائے۔ اور وہ چاہتے ہیں کہ مذہبی قیادت اور سرکاری افسران کے درمیان ایک مربوط تنظیمی ڈھانچہ قائم ہو جائے، مگر ممکن ہے کہ مسلم زعماء کی یہ سوچ اور روش وقت کے خلاف ہو اور ایسا نہ ہو سکے۔

آبادی میں روز افزوں اضافہ بھی اس صورت حال پر گھمبیر اثرات ڈال رہا ہے۔ اسوقت مسلمان قومیتیں روس کی مجموعی آبادی کا ۱۹ء۶۲ فی صد ہیں گزشتہ دہائیوں میں آبادی میں جو اضافہ ہوا ہے۔ اس میں نصف اضافہ مسلمانوں کا ہے اور بقیہ آبادی کے مقابل میں مسلمانوں میں یہ اضافہ پانچ گنا ہو رہا ہے۔ آبادی کا یہ دباؤ روس کی دگرگوں اقتصادی حالت کے ساتھ مل کر افلاس اور بے روزگاری کو بڑھا رہا ہے جس کی وجہ سے روس کی نسبتاً زیادہ پڑھی لکھی یورپی اقلیتیں ناراض ہیں اور خصوصی طور پر کھاتے پیتے گھرانوں میں یہ احساس ناراضگی زیادہ ہو رہا ہے۔ ناراضگی کی یہ گھٹن گزشتہ مہینے دوشنبے کے مقام پر غیر تاجک باشندوں اور خصوصاً روسی نسل کے افراد کے خلاف منظم قتل عام اور غارت گری کی شکل میں پھوٹ پڑی۔ ایسا نظر آتا ہے کہ اس شورش کا اگلا قدم اس کا اسلامی پہلو اختیار کر جانا ہو گا مظاہرین کا مطالبہ تھا کہ جمہوریہ کا سرکاری مذہب اسلام قرار دیا جائے اور عربی رسم الخط کا دوبارہ اجراء ہو۔ ایسا بھی دیکھنے میں آیا۔ ایسی تاجک خواتین جو برسر عام اپنے سروں پر سکارف نہیں پہنتیں ان کو سخت تہدید کی گئی۔

تاجکستان میں مقیم روسی دانشور نے گزشتہ ماہ ٹائم کو بتایا کہ ان فسادات کا ایک اور پہلو یہ ہے کہ جمہوریہ کی حکومت میں شامل نوجوان انتہا پسندوں کے ایک گروپ نے دانستہ طور پر تشدد کی منصوبہ بندی کی تھی تاکہ علاقہ کو اسلامی تشخص دیا جا سکے۔

بعض انتہا پسند عناصر تو کھلم کھلا ایک اسلامی جمہوریہ کے قیام کی آوازیں بلند کرتے ہیں جس کی وجہ سے اس جمہوریہ کے غیر تاجک باشندے اس علاقے کو چھوڑنے کی سوچ رہے ہیں کیونکہ ہر ایک کو یہ فکر لاحق ہے کہ اس سات ہزار روسی فوج کے چلے جانے کے بعد کیا ہو گا جو فسادات پھوٹ پڑنے کے بعد امن قائم کرنے کیلئے یہاں آئی تھی انکو یہ خوف بھی ہے کہ یہ روسی جمہوریتیں ٹرکی کے ساتھ مل کر انڈونیشیا، پاکستان۔ بنگلہ دیش اور ہندوستان کے بعد سب سے بڑا مسلم آبادی کا علاقہ بن جائے گا۔

پس روسی جمہوریتوں کا یہ علاقہ اس اسلامی آتش فشاں کے دہانے پر پہنچ چکا ہے جس سے مبصر بی لائی الیف نے ڈرایا ہے۔ اگرچہ سوویٹ یونین کے مسلمانوں کی عظیم اکثریت کے خلاف ایسے شبہات ناانصافی ہیں۔ وہ قوم پرست تو ہو سکتے ہیں مگر وہ کسی ایسی اسلامی بنیاد پرستی کو قبول کرنے کو تیار نہیں جس میں انتقام پروری اور کینہ جوئی پائی جائے۔ جیسے کہ دوشنبے کے ایک تاجک ٹرک ڈرائیور الیاس ابراہیموف نے یہ کلمات کہے

"کہ جو لوگ نقصان اور لوٹ مار کر رہے ہیں یہ تو بے وقوف اور برے لوگ ہیں"۔

لیکن سوال یہ ہے کہ آیا میخائیل گورباچوف بھی صورت حال میں یہ تمیز کر سکیں گے اور ایسے اقدام سے گریز کریں گے کہ جس کی بناء پر مضطرب مسلمان پُرجوش مذہبی جذبات کی وجہ سے مزید علیحدگی کی طرف مائل ہو جائیں۔

مبارک مصلح الدین احمد

ایک خط - ایک ہدائت

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک پرانے رفیق حضرت سید فضیلت علی شاہ صاحب کے نام حضور کا ایک مکتوب الحکم جلد ۹ ع ۱۳ مورخہ ۱۷ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۶ پر شائع ہوا جس پر بیویوں اور اہل خانہ سے معاشرت کے بارہ میں نصیحت فرمائی جو ایک عمومی ہدایت کا رنگ رکھتی ہے۔

"چونکہ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے ساتھ معاشرت کے بارے میں نہایت حلم اور برداشت کی تاکید کی ہے اس لئے میں نے ضروری سمجھا کہ آپ جیسے رشید اور سعید کو اس کی تاکید سے کسی قدر اطلاع کروں۔ اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے اپنی بیویوں سے تم ایسے معاشرت کرو جس میں کوئی امر خلاف اخلاق معروفہ نہ ہو اور کوئی وحشیانہ حالت نہ ہو بلکہ ان کو اس مسافر خانہ میں اپنا ایک دلی رفیق سمجھو اور احسان کے ساتھ معاشرت کرو۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ تم میں سے بہتر وہ انسان ہے جو بیوی سے نیکی سے پیش آوے اور حسن معاشرت کے لئے اس قدر تاکید ہے کہ میں اس خط میں لکھ نہیں سکتا۔

عزیز من! انسان کی بیوی ایک مسکین اور ضعیف ہے جس کو خدا نے اس کے حوالہ کر دیا اور وہ دیکھتا ہے کہ ہر ایک انسان اس سے کیا معاملہ کرتا ہے۔ نرمی برتنی چاہیئے اور ہر ایک وقت دل میں یہ خیال کرنا چاہیئے کہ میری بیوی ایک مہمان عزیز ہے جسکو خدا تعالیٰ نے میرے سپرد کیا ہے اور دیکھ رہا ہے کہ میں کیونکر شرائط مہمان داری بجا لاتا ہوں اور میں ایک خدا کا بندہ ہوں اور یہ بھی ایک خدا کی بندی ہے۔ مجھے اس پر کون سی زیادتی ہے۔ خونخوار انسان نہیں بننا چاہیئے۔ بیویوں پر رحم کرنا چاہیئے اور ان کو دین سکھلانا چاہیئے۔

درحقیقت میرا یہی عقیدہ ہے کہ انسان کے اخلاق کے امتحان کا پہلا موقعہ اس کی بیوی ہے۔ میں جب کبھی اتفاقاً ایک ذرہ درشتی اپنی بیوی سے کروں تو میرا بدن کانپ جاتا ہے کہ ایک شخص کو خدا نے صدہا کوس سے میرے حوالہ کیا ہے۔ شاید معصیت ہو گی کہ مجھ سے ایسا ہوا تب میں ان کو کہتا ہوں کہ تم اپنی نماز میں میرے لئے دعا کرو کہ اگر یہ امر خلاف مرضی حق تعالیٰ ہے تو مجھے معاف فرما دیں اور میں بہت ڈرتا ہوں کہ ہم کسی ظالمانہ حرکت میں مبتلا نہ ہو جائیں سو میں امید رکھتا ہوں کہ آپ بھی ایسا ہی کریں گے۔ ہمارے سید و مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس قدر اپنی بیویوں سے حلم کرتے تھے۔ زیادہ کیا لکھوں۔"

رمض سورج کی تپش کو کہتے ہیں رمضان میں چونکہ انسان اکل و شرب اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے۔ دوسرے اللہ تعالیٰ کے احکام کے لئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے۔ روحانی اور جسمانی حرارت اور تپش مل کر رمضان ہوا۔۔۔ روحانی رمض سے مراد روحانی ذوق و شوق اور حرارت دینی ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۳۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچوں کا کالم

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے اور دین و دنیا میں بڑے بڑے کام کرنے کی توفیق دے۔ آپ بھی اس بات کے لئے دعائیں کرتے ہیں نا۔ اللہ تعالیٰ دعاؤں کو سنتا ہے اور جو دعا دل کی گہرائیوں سے کی جائے وہ تو ضرور سنی جاتی ہے اور اس کے سنے جانے کی پہلی دلیل یہ ہوتی ہے کہ انسان کے اپنے دل میں پختہ ارادہ پیدا ہو جاتا ہے۔

آپ نے الفضل میں محترمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ کی خوبصورت نظمیں اور ان کے ہلکے پھلکے مفید مضامین بھی پڑھے ہوں گے۔ آج ڈاکٹر صاحبہ کی ننھی بیٹی کا بھی ایک مضمون پڑھیئے جن ماں باپ کو لکھنے پڑھنے کا شوق ہو۔ خاص طور پر۔ لکھنے کا۔ ان کی بڑی خواہش ہوتی ہے کہ ان کی اولاد میں سے بھی کوئی نہ کوئی اچھا لکھنے والا ہو۔ تاکہ یہ نیکی کا کام۔ ہاں اچھی تحریریں نیکی ہی کا کام ہیں نا۔ جاری رہے۔ ڈاکٹر صاحبہ کا خط بھی ہم آپ کو پڑھا دیتے ہیں۔ اس میں بھی بعض باتیں قابلِ غور اور عمل ہیں۔ محترمہ لکھتی ہیں۔

"میری بیٹی حفصہ منیر عرف کرن نے الفضل کے بچوں کے صفحہ کے لئے "ایک بات" لکھی ہے۔ جو اس نے مجھے دی کہ آپ کو بھجوا دوں۔ میں نے اس میں ایک حرف کی کمی یا بیشی نہیں کی۔ مجھے اس کی یہ کاوش پسند آئی۔ اگر آپ کو بھی پسند آئے تو الفضل میں جگہ دے کر اس کی حوصلہ افزائی فرماویں۔

نیز اپنی دعاؤں میں مجھے، میرے میاں اور بچوں۔ اور میرے والد صاحب کو ضرور یاد رکھیں۔

محتاج دعا۔ ڈاکٹر فہمیدہ منیر ربوہ

اور اب ان کی بیٹی کا مضمون۔ عزیزہ حفصہ لکھتی ہیں۔

جن انسانوں کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں بھیجا ہے انہیں فخر کرنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر یقین اور اعتماد کیا ہے اور شیطان کو چیلنج کر کے کہا ہے کہ میں اس بنی آدم کو زمین پر اپنا خلیفہ بنا کر بھیج رہا ہوں۔ اور مجھے یقین ہے کہ یہ سیدھے راستوں پر چلے گا۔ اور متقی رہے گا۔ اور نیک کام کر کے دکھائے گا۔ مگر شیطان نے تکبر کیا اور کہا کہ تیرا یہ حقیر مٹی سے بنا ہوا آدم تیری بات کو غلط سمجھے گا اور میرے (شیطان کے) راستوں پر چلے گا (خدا نے کہا میں اسے دوزخ کی آگ دوں گا)

چنانچہ ان لوگوں کو جنہیں اس دنیا میں بھیجا گیا انہیں فخر کرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر یقین کیا۔ سو انہیں چاہیئے کہ وہ خدا تعالیٰ کے اس یقین کو پورا کرتے ہوئے سیدھے راستوں پر چلیں۔ تاکہ انہیں جنت میں ابدی سکون ملے۔

یقیناً کوئی بھی بنی آدم بلا مقصد پیدا نہیں کیا گیا۔ خدائے واحد نے آدم کو عقل و شعور دے کر اسے اس قابل سمجھتے ہوئے کہ یہ میری بات پر عمل کرتے ہوئے جنت میں جائیں گے اس دنیا میں بھیجا۔

سو بڑی عمر میں بوڑھے ہو کر بجائے اس کے کہ افسوس کیا جائے۔ اپنی منزل ابھی سے ایسی چن لو جس کا راستہ خدا کی جنت تک جاتا ہو۔ اپنی خواہشوں کو ایسے رنگ میں بدلو جس میں خدا پر یقین اور امید کی جھلک ہو۔ اپنی گفتگو میں خدا کا نام شامل کر کے اس میں برکت پیدا کرو۔ اسے گہرائی دو۔ اپنی ہر منزل کو خدا کے سہارے پانے کی تمنا کرو کہ سب سے بڑا سہارا۔ سب سے بڑی سفارش خدا اور صرف وہ خدا ہے۔

اگر مقصد صرف پیدا کرنا ہوتا یعنی پیدائش، تو پیدا تو مرغیاں بھی ہوتی ہیں۔ وہ پیدا تو چوہے بھی کرتا ہے۔ اس نے ہی بندروں، حیوانوں اور کیڑوں مکوڑوں کو پیدا کیا ہے۔

اپنی اس خدائی صفات میں سے کہ وہ پیدا کرنے والا ہے۔ اس نے ہاتھی، بندر، گھوڑے سب کچھ پیدا کیا۔ مگر تمہیں کیوں انسان بنایا۔ سوچو!!

لطیفے بھی عجیب چیز ہوتے ہیں۔ ایک عام سی بات کو ایسے رنگ میں پیش کیا جاتا ہے کہ اس میں چھپی ہوئی عقل کی بات سے ہنسی آجاتی ہے۔ کہتے ہیں ایک لڑکے نے درزی سے پوچھا کہ پتلون کی سلوائی کتنی ہو گی۔ درزی بھائی بولے پچاس روپے لڑکا کہنے لگا۔ اور نیکر کی۔ وہ کہنے لگے تیس روپے۔ لڑکے نے جب سنا کہ نیکر کے تیس روپے سلائی ہے تو وہ کہنے لگا۔ اچھا مجھے ایک لمبی سی نیکر سی دو دیکھنا ذرا۔ وہ ٹخنوں تک ضرور آجائے۔ آپ نے دیکھا ہو گا کہ بعض نیکریں چھوٹی ہوتی ہیں اور بعض نیکریں لمبی ہوتی ہیں اور وہ گھٹنوں کو بھی چھپا لیتی ہیں اور ان سے بھی ذرا لمبی ہو جائیں تو ٹخنوں تک پہنچ جائیں گی۔ لیکن پھر یہ بھی تو ہے کہ ان کا نام نیکر نہیں رہے گا بلکہ پتلون ہو جائے گا۔ اچھا خدا حافظ!

نوید محمود خالد

سوچنے سمجھنے اور کرنے کی باتیں

ایک یونانی مفکر نے کہا تھا کہ عقل مند لوگوں کی راہنمائی "عقل" کرتی ہے۔ کم عقل مند لوگوں کی راہنمائی "تجربہ" کرتا ہے۔ عقلی طور پر معذور لوگوں کی راہنمائی ضرورت (نظریہ) اور وحشیوں کی راہنمائی قانونِ قدرت کرتا ہے

خلیل جبران نے علم و عمل کی تشریح یوں کی ہے کہ زندگی ایک ظلمت ہے اگر اس میں طلب نہ ہو۔ اور طلب اندھی ہوتی ہے اگر اسکے ساتھ علم نہ ہو۔ اور علم فضول ہے اگر وہ عمل کے ساتھ نہ ہو۔ عمل کھوکھلا ہوتا ہے اگر عمل میں چاہت اور محبت نہ ہو اور جب ہمارے عمل میں محبت شامل ہو جائے تو پھر ہماری زندگی بنی نوع انسان اور اللہ سے وابستہ ہو جاتی ہے۔ اور ہر عملاً اللہ کے لئے اللہ کی خاطر ہو جاتی ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنی زندگی میں جذبہ خدمت خلق کے تحت دکھی لوگوں کی دیکھ بھال اور ان کی خدمت کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کریں۔ اور ہمارے عمل، علم کی روشنی میں خدا تعالیٰ کی مرضی کے تابع ہو جائیں۔ اور اگر ایسا ہو جائے تو اس دنیا میں ہر طرف خوشیاں اور مسرتیں پھیلتی جائیں اور دکھ کم ہو جائیں۔

بقیہ از ص ۳ سے آگے

نماز ادا کی (زاد المعاد جلد ۲، ص ۲۵، و سیرت ابن ہشام جلد اول ص ۲۰۹)۔

اس سلوک کو دیکھتے ہوئے کون کہہ سکتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی جانیں لینے کے لئے اور ان پر ظلم کرنے کے لئے آئے تھے جو جانیں لینے کے لئے آیا کرتا ہے۔ کیا وہ اپنی آنکھوں کے سامنے اپنی مسجد میں غیر مذاہب والوں کو عبادت کی اجازت دے سکتا ہے اور مسجد بھی وہ جس کے متعلق آپ نے آخر المساجد فرمایا ہے اور جس میں نماز پڑھنا دوسری مساجد کی نسبت بہت زیادہ قابل ثواب قرار دیا ہے اس مسجد میں خدا تعالیٰ کے نبی کی موجودگی میں اور اس نبی کی موجودگی میں جو خدا تعالیٰ کی توحید قائم کرنے کے لئے آیا تھا۔ نصاریٰ صلیبیں رکھ کر عبادت کرنا چاہتے تھے اور آپ فرماتے ہیں کیا حرج ہے بے شک کر لو۔ آج بڑے بڑے رواداری کے دعوے کرنے والوں کو بھی اتنی جرأت نہیں ہوتی کہ اپنی عبادت گاہوں میں غیر مذاہب کے لوگوں کو عبادت کرنے دیں۔

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۷۴۴۵ M. MUSLICH S/O R.M. ENOCH پیشہ مزدوری عمر ۶۸ سال بیعت ۴/۴۹ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۳/۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ اس وقت کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰،۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ M. MUSLICH S/O R.M. ENOCH انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۱۔ فضل محمد AHMAD ساکن انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۲۔ RASYIDI انڈونیشیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفینِ نو

کنول مسعود بنت مکرم طیب مسعود صاحب
دارالرحمت غربی ربوہ

اسد مسعود ابن مکرم طیب مسعود صاحب
دارالرحمت غربی ربوہ

احسان اللہ ابن مکرم عبدالقیوم صاحب
بھاگو شریف ڈاکخانہ خاص تحصیل کھاریاں ضلع گجرات

قیصر ہمایوں ابن مکرم ہمایوں لطیف صاحب
۳/۵۳، دارالعلوم وسطی ربوہ

سعید احمد ابن مکرم رشید احمد صاحب باجوہ
نصرت آباد۔ ربوہ

رضوان احمد ابن مکرم غلام حسین صاحب
چک ۳/۵۳، تحصیل ننکانہ، ضلع شیخوپورہ

ذیشان رضا خان ابن مکرم مبشر احمد خان صاحب
احمد نگر ضلع جھنگ

ہمایوں احمد ابن مکرم مبشر احمد صاحب
محلہ ناصر آباد ربوہ

بشارت احمد ابن مکرم سیف الرحمٰن صاحب
۵۶، شکور پارک ربوہ

روبینہ عفت بنت مکرم منور احمد سعید صاحب
۹/۹۹۷، دستگیر کالونی کراچی

مدثرہ ناہید بنت مکرم نصیر احمد صاحب
بیت الظفر دارالصدر غربی ربوہ

گوہر نایاب ابن مکرم مہر احمد خان صاحب
۱/۲، فیکٹری ایریا ربوہ

یاسر ایاز ابن مکرم طاہر احمد صاحب مبشر
۸/۲۱، دارالیمن وسطی ربوہ

عمر امتیاز ابن مکرم ملک اعجاز احمد خان صاحب
احمد نگر ضلع جھنگ

محمد زکریا ابن مکرم محمود احمد صاحب
دارالشکر ربوہ

محسن احمد ابن مکرم منصور احمد صاحب
ناصر آباد ربوہ

طاہر احمد ولد مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب
چک نمبر ۲۱۹ گ ب ڈاسنگھ والا ضلع فیصل آباد

عمیر احمد ڈار ابن مکرم محمد حنیف ڈار صاحب
۴/۹۴، ڈرگ روڈ کراچی نمبر ۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: صفحہ ۱ سے آگے

کو آگے بڑھایا جائے۔ اور ایسا کرنے کیلئے کسی رنگ نسل اور مذہب کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ اسلام ایک حد درجہ بردبار مذہب ہے۔ صرف ایک ہی مذہب ہے جو اپنے پیروکاروں سے اس بات کا مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس بات کا اقرار کریں کہ سچائی کسی ایک مذہب کی اجارہ داری نہیں ہے اور کہ منبع کے لحاظ سے ہر مذہب سچا ہے۔ اور بنیادی طور پر ایک دوسرے سے اتفاق کرتا ہے۔ نتیجتاً اس بات کو لازمی قرار دیا گیا ہے کہ مسلمان خدا تعالیٰ کے تمام انبیاء کی سچائی کا اقرار کریں۔ وہ چاہے کسی ہی علاقے میں اور کسی بھی زمانے میں مبعوث کئے گئے ہوں۔

ہم یو۔کے۔ کے احمدی تہہ دل سے یہ چاہتے ہیں کہ سلمان رشدی کے قضیئے کو مندرجہ بالا اصولوں کے پیشِ نظر جانچا جائے جو دنیا بھر میں اس قسم کے قضیوں کے لئے قابلِ عمل ہیں۔ یہ خوش قسمتی کی بات ہے کہ برطانیہ میں پہلے ہی ایک ایسا قاعدہ موجود ہے۔ جو ابتداءً عیسائیت کے جذبات کی حفاظت کے لئے بنایا گیا تھا۔ لیکن چونکہ یہ عمومی رنگ رکھتا ہے۔ اسلئے اس بات کی کوئی وجہ نہیں کہ اسکو وسعت نہ دی جاسکے اور دوسرے لوگوں کے جذبات کی بھی حفاظت نہ کی جاسکے۔ اس کا متعلقہ حصہ کہتا ہے "ہر وہ تصنیف کافرانہ سمجھی جائے گی جس میں خدا تعالیٰ، عیسیٰ علیہ السلام اور بائیبل کے متعلق تہتک آمیز اور گھٹیا مذاق کے ساتھ بات کی جائے یا چرچ آف انگلینڈ جو کہ قانون کے مطابق قائم ہے کے خلاف بات کی جائے۔ البتہ عیسائیت کے خلاف بات کرنا یا خدا تعالیٰ کی ہستی کا انکار کرنا جو مہذب الفاظ کے جامے میں کیا گیا ہو اور جس کی زبان بھی شائستہ ہو۔ اس کا جانچنے کا طریق یہ ہے کہ عقائد کو کس طرح پیش کیا گیا ہے۔ نہ یہ کہ عقائد کیا ہیں۔ ہر وہ شخص جو ایسے کفر کی چیز شائع کرے گا وہ اس جرم کا سزاوار ہوگا۔"

جیسا کہ اوپر بیان کی گئی کفر کی تعریف سے ظاہر ہے۔ اس کو امتیازی طور پر استعمال کرنا کامن سنس کے خلاف ہے۔ اس بات کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ اسے کسی اور جگہ پر استعمال نہ کیا جائے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اگر ہماری بات کو مان لیا جائے تو اس سے مستقبل میں ایسے حالات کے رونما ہونے کا کوئی اندیشہ باقی نہیں رہے گا۔ ہم اس بات پر بھی زور دینا چاہتے ہیں کہ کسی حکومت کا اس مہربانی اور سخاوت کا دوسروں تک وسیع کرنا اگر یک طرفہ ہو تو یہ عالمی مسئلے کا حل ثابت نہیں ہو سکتا۔ اب جبکہ یہ معاملہ گرما گرم بحث کا موضوع بنا ہوا ہے ہم تجویز پیش کرنا چاہتے ہیں کہ ذمہ دار حکومتیں تمام دوسری ایسی حکومتوں سے مشورہ کریں جہاں پر ہندو یا مسلم یا عیسائی یا یہودی یا بدھ آبادی کی اکثریت ہے تاکہ پتہ چل سکے کہ برطانوی قانون کی تمام مذاہب اور عقائد کے لئے کس طرح توسیع کی جاسکتی ہے۔ کیونکہ یہ مقصد اکیلے یا کسی دو کے درمیان حل نہیں ہو سکتا۔ عالمی ادارے مثلاً اقوامِ متحدہ کو بھی آخر کار اس میں حصہ لینا پڑے گا۔ برطانوی قانونِ کفر کو توسیع دینے پر اتفاق ہو جانا چاہیے اور ایسے تمام ملکوں کو اس میں حصہ لینا چاہیے جہاں اکثریت مسلمانوں یا یہودیوں یا عیسائیوں یا ہندوؤں یا بدھوں کی ہے۔ یہ ایک بہت نازک مسئلہ ہے اور گہرائی میں جاکر اس کا ازالہ کرنے کی ضرورت ہے مثلاً اگر کوئی ایسا ملک ہے جس کی حکومت مذہبی ہٹ دھرمی کی وجہ سے اس قانون کی توسیع اپنے اوپر لاگو نہیں کرنا چاہتی اور دوسرے مذاہب کے بانیوں کی یا فرقوں کی عزت برقرار نہیں رکھنا چاہتی تو اسے معلوم ہونا چاہیے کہ دیگر ممالک میں ایسے ہی جذبات ابھر سکتے ہیں جہاں کسی اور مذہب کی بنا پر لوگوں کے جذبات مجروح ہونگے۔

> رمضان کا مہینہ مبارک مہینہ ہے۔ دعاؤں کا مہینہ ہے۔
> (ملفوظات جلد اول صفحہ ۴۳۹)

خبریں

مُلکی خبریں

- چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ بھارت نے فوج سرحد پر پہنچادی ہے لیکن ملک میں سیاسی محاذ آرائی اپنے عروج پر ہے۔ سندھ کے حالات بحرانی صورت حال پیش کر رہے ہیں۔ صوبوں کی مرکز سے کشمکش جمہوری عمل کی جڑیں کاٹ رہی ہے۔ یہ صورتِ حال خطرے سے نپٹنے کیلئے فوج کی مدد نہیں کر سکتی۔
- صدر اسحاق اور وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کی مشترکہ ملاقات میں اس عزم کا اظہار کیا گیا ہے کہ وطنِ عزیز کے دفاع کے سلسلے میں کسی قسم کی دھمکیوں سے مرعوب نہیں ہوا جائے گا۔
- صدر اسحٰق نے ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین کی بھوک ہڑتال سے پیدا ہونے والی کشیدگی ختم کرنے کو کہا ہے۔
- برطانوی جریدہ نے کہا ہے کہ پاک بھارت جنگ کسی بھی دن چھڑ سکتی ہے۔ جریدے نے لکھا ہے کہ دونوں ملکوں کے درمیان روزانہ فائرنگ ہو رہی ہے۔
- وفاقی حکومت نے نواز شریف انکے بھائی شہباز شریف چوہدری شجاعت، چوہدری غلام حیدر وائیں اور مولانا عبدالستار خان نیازی کو نااہل قرار دینے کے بارے میں ریفرنس متعلقہ اسمبلیوں کے سپیکروں کو بھیج دیئے ہیں۔
- کراچی میں مزید دس ہزار فوج بھیج دی گئی ہے۔
- کراچی میں پیپلز پارٹی کے اہم طالب علم راہنما نجیب احمد کئی روز زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا رہنے کے بعد انتقال کر گئے۔

غیر مُلکی خبریں

- عراقی حکام نے ایک امریکی سفارت کار کو ملک سے نکال دیا ہے۔ یہ کارروائی امریکہ سے ایک عراقی سفارت کار کو نکالے جانے کے بعد کی گئی ہے۔
- امریکی خلائی شٹل ڈسکوری کی پرواز ملتوی کر دی گئی ہے۔ فلوریڈا سے اسے خلا میں روانہ کرنے سے صرف ۴ منٹ قبل شٹل کے بعض پرزوں کی خرابی کا علم ہوا جسکے بعد غیر معینہ مدت کیلئے شٹل کی پرواز کو منسوخ کر دیا گیا۔
- بھارتی فضائیہ کا ایک بمبار طیارے کا پائلٹ تربیتی پرواز کے دوران کریش لینڈنگ کے دوران طیارے کو جام نگر کے ہوائی اڈے پر اتارتے ہوئے ہلاک ہوگیا طیارے میں آگ بھڑک اٹھی تھی۔
- بھارت کے دارالحکومت دہلی کے دو تھانوں میں بموں کے دھماکے ہوئے حکام نے نقصانات کی تفصیل بتانے سے گریز کیا ہے۔

پتہ

• نرینہ اولاد سے محروم • بے اولاد
• اٹھراء • سوکھا • گرمی
گیس کا علاج کرنے والے
حضرت حکیم نظام جان کا
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
۳ دہم/۱-۴۴ محمود آباد نزد شبینہ ڈاکخانہ کراچی
صرف ماہ رمضان کیلئے ۱۹-۲۰-۲۱ اپریل ۱۹۹۰ء
حکیم عبدالحمید اعوان
مطب میں حاضر ہوں گے